JAHAN-E-TAHQEEQ جہانِ تحقیق
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1, 2024

# اقبال اور حب اہل بیت: ایک تجزیاتی مطالعہ

# Iqbal and Hab Ahl al-Bayt: An Analytical Study

ڈاکٹر صبیحہ عبد القدوس [1]

عشرت فاطمہ [2]

طاہرہ منور [3]

## Abstract

Be it the souls of the Holy Prophet (SAW) or his Ahl al-Bayt, they are so sacred and the most sensitive place under this sky that they are more delicate than the Arsh, they have great dignity and respect. Their respect is established not by humans but by Allah. As it is said in the Holy Qur'an, "O Prophet's Household, Allah has purified you completely". The respect shown to a human by another human may be questioned. But no one can raise a question about the respect that Allah has given to His servants. These are such persons who were satisfied with their religion from the beginning of Islam. Our national poet, Allama Iqbal is praised for his poetry, philosophy, his thought, his religion and his mission. Allama Iqbal was a true lover of Ahl al-Bayt and his poetry shows a clear reflection of the love of Ahl al-Bayt. In Iqbal's biography, the element of love for the Prophet was so strong that any star he met was affected and the feeling of devotion and love for this caravan is completely It is overshadowed, sometimes he is calling Sadaq Khalil Ishq, sometimes he is giving special value to Sabr Hussain and somewhere they consider Hazrat Ali's beloved self as the capital of faith for love. His eternal manifestation is seen many times in his words. In this article, Allama Iqbal's requirements and ideals of love for Ahl al-Bayt will be discussed.

**Key words**: holy soul, devotion and love, Sadaq Khalil, self-satisfied self.

## اہل بیت کا تعارف

اہل بیت سے مراد رسول اللہ ﷺ کی وہ آل اولاد ہیں جن پر صدقہ حرام ہے۔ ان میں سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد، سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ کی اولاد، سیدنا عقیل رضی اللہ عنہ کی اولاد، سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کی اولاد، بنو حارث بن عبد المطلب کی اولاد اور نبی اکرم ﷺ کی تمام ازواج مطہرات اور تمام بنات مطہرات شامل ہیں۔[4]

---

[1]۔ لیکچرار، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، دی ویمن یونیورسٹی ملتان

[2]۔ وزٹنگ لیکچرار، یونیورسٹی آف لیہ

[3]۔ پی۔ ایچ۔ڈی سکالر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، یونیورسٹی آف ایجوکیشن، لوئر مال کیمپس، لاہور

[4]۔ سید محبوب علی زیدی، اقبال اور محب اہل بیت اطہار، ایجوکیشنل پبلشرز اردو بازار لاہور، 1990

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1, 2024

دین اسلام میں صحابہ کرام اور اہل بیت اطہار کی عظمت وشان اور بلند مقام کو کون نہیں جانتا۔ یہ وہی پاک ہستیاں ہیں جن کو رب العالمین نے اپنے نبی کریم ﷺ کی صحبت کے لیے چنا، جن کی آنکھوں نے نبی کریم ﷺ کے رخ انور کا دیدار کیا، جنھوں نے مشکوٰۃ نبوت سے براہ راست استفادہ کیا اور جن کی وساطت اور پیہم قربانیوں سے دین ہم تک پہنچا۔ قرآن وحدیث کا علم ہمیں حاصل ہوا اور ہم عرفان حق کی منزل تک رسائی میں کامیاب ہوئے۔ لہذا جس طرح نبی پاک ﷺ پر ایمان لانا، آپ ﷺ سے محبت کرنا ہر مسلمان کے لیے لازم وضروری ہے، اسی طرح صحابہ کرام اور خصوصا اہل بیت سے محبت کرنا بھی ایمان کا جز اور تعلیمات اسلام کا حصہ ہے، جس کے بغیر دین ناقص اور ادھورا ہے۔[5]

یہ حضرات دین اسلام کے نقیب ومنادی، قرآن مجید کے امین، پاسباں اور احادیث مبارکہ کے شارح وترجمان ہیں۔ جو اعلیٰ اخلاق وکردار کے حامل اور ہمت وعزیمت، شجاعت وحمیت اور حق گوئی وبے باکی کے علم بردار ہیں۔ نیز اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لیے ہمہ وقت سرگرداں، امت کی اصلاح وتربیت کے لیے مسلسل کوشاں اور دنیا وآخرت میں امت کی کامیابی و کامرانی کے خواہاں ہیں۔ آپ ﷺ کے دنیا سے پردہ فرما جانے کے بعد سے کربلا تک حضرت اہل بیت اطہار کی دعوت وتبلیغ، جہاد وسرفروشی اور شہادت وجاںنثاری کی ناقابل فراموش خدمات وکارناموں کا ایک زریں تسلسل ہے۔ اس میں ذرہ برابر کوئی بھی شبہ نہیں کہ جس کو جس قدر قربیہ رسول اللہ ﷺ سے حاصل ہے اس کی تعظیم ومحبت بھی اسی پیمانے پر لازم وواجب ہے اور فطری طور پر انسان اپنی ازواج اور اولاد سے محبت کرتا ہے۔ اس لیے جہاں ہمیں رسول اللہ ﷺ سے محبت کا حکم دیا گیا ہے وہیں آپ ﷺ کی آل واولاد سے بھی محبت کا حکم دیا گیا ہے۔[6]

اہل بیت میں اولاً نبی کریم کی ازواج مطہرات داخل ہیں۔ سیدنا زید بن ارقمؓ نے فرمایا کہ:

"نبی کی بیویاں آپ ﷺ کے اہل بیت ہیں۔"[7]

اہل بیت اطہار میں نبی کریم کی بیویاں، آپ کی اولاد (آپ کے بیٹے اور چاروں بیٹیاں)، اولاد کی اولاد (پانچ نواسے اور تین نواسیاں)، حضرت علی المرتضیٰؓ اور دیگر شخصیات شامل ہیں۔

نبی کریم کے اہل بیت میں شامل سب کی تعظیم وتکریم کرنا ہم پر لازم ہے۔ ان سے محبت کر کے ہی ہم دنیا اور آخرت میں کامیاب بھی حاصل کرسکتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ سے محبت کا تقاضہ یہ ہے کہ آپ ﷺ کے اہل بیت سے محبت کی جائے کیونکہ ان کے اسوہ حسنہ کو اپنا کر دنیا اور آخرت میں فلاح وکامیابی حاصل ہوسکتی ہے۔ اہل بیت کی شان یہ ہے کہ ان پر درود و

---

[5]۔ سلطان احمد علی، علامہ اقبال کے رول ماڈل خاندان اہل بیت رسول ﷺ، مکتبہ مرآۃ العارفین انٹرنیشنل۔

[6]۔ مولانا عبدالرشید طلحہ نعمانی، عظمت اہل بیت اطہار، دارالعلوم، شمارہ:12، ج:104، دسمبر 2020ء۔

[7]۔ ابن کثیر، تفسیر ابن کثیر، ج:3، ص:52

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1, 2024

سلام نہ بھیجا جائے تو نماز بھی قبول نہیں ہوتی۔ اسی محبت کا تقاضا یہ ہے کہ اپنی جان سے بھی زیادہ آپ اور آپ کی اہل بیت سے محبت کی جائے۔

## قران وحدیث میں فضائل اہل بیت

قران پاک میں بے شمار فضائل اہل بیت کے بیان کیے گئے ہیں جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ

**اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا**[8]

"بے شک اللہ چاہتاہے اے نبی کے اہل بیت تم سے ناپاکی کو دور کردے اور تمہیں پوری طرح پاک کردے۔"[9]

آیت تطہیر ہٰذا سے اہل بیت کی عصمت کے ساتھ ساتھ ان سے ہر قسم کی ناپاکی اور پلیدی کے دور ہونے، نیز ان کا کائنات میں خدا کی طرف سے امین ترین ہستیاں ہونے کا علم بھی ہوتا ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم نے فرمایا کہ:

**أَحِبُّوْا اللهَ لِمَا يَغْذُوْكُمْ مِنْ نِعَمِهِ، وَأَحِبُّوْنِي بِحُبِّ اللهِ عزوجل. وَأَحِبُّوا أَهْلَ بَيْتِي لِحُبِّي.**[10]

"اللہ تعالیٰ سے محبت کرو ان نعمتوں کی وجہ سے جو اس نے تمہیں عطا فرمائیں اور مجھ سے محبت کرو اللہ کی محبت کے سبب اور میری محبت کی وجہ سے اہل بیت سے محبت کرو۔"

اسی طرح ایک اور جگہ انہی سے مروی ہے کہ نبی کریم نے فرمایا کہ

**مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي مَثَلُ سَفِينَةِ نُوحٍ، مَنْ رَكِبَ فِيْهَا نَجَا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنهَا غَرِقَ.**[11]

"میرے اہل بیت کی مثال حضرت نوح کی کشتی کی سی ہے اس جو اس میں سوار ہو گیا وہ نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا وہ غرق ہو گیا۔"

اسی طرح حضرت ابو بکر صدیق فرماتے ہیں کہ "اہل بیت کا اکرام و تعظیم کر کے نبی کریم کا خیال اور لحاظ رکھو"۔ حضرت امام حسن فرماتے ہیں کہ "ہر چیز کی ایک بنیاد ہوتی ہے اور اسلام کی اساس و بنیاد نبی کریم کے اہل بیت اور صحابہ سے محبت کرنا ہے۔"[12]

---

[8]۔ القرآن الکریم، الاحزاب:33

[9]۔ القرآن الکریم، الاحزاب:33

[10]۔ ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، الجامع الترمذی، (دار السلام، الریاض، الطبعۃ الاولیٰ، 1418ھ)

[11]۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ص:5870

[12]۔ حسام الدین، کنز العمال، اردو بازار لاہور، مطبوعۃ مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، ص:345

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1, 2024

مسند احمد میں حضرت ام سلمہؓ سے مروی ہے :

"حضور اکرم میرے گھر میں تشریف فرماتھے کہ حضرت فاطمۃ الزہراء تشریف لائیں آپ نے فرمایا کہ اپنے میاں کو اور اپنے دونوں بچوں کو بھی بلالو۔ چنانچہ وہ بھی آگئے۔ آپ اپنے بستر پر تھے، خیبر کی ایک چادر آپ نے اوڑھی ہوئی تھی۔ میں حجرے میں نماز ادا کر رہی تھی کہ یہ آیت تطہیر نازل ہوئی۔ پس آپ نے انہیں چادر اڑھادی اور چادر میں سے ایک ہاتھ نکال کر آسمان کی طرف اٹھایا اور یہ دعا کی کہ الٰہی یہ میرے اہل بیت اور حمایتی ہیں تو ان سے ناپاکی کو دور کر دے اور انہیں طاہر کر دے۔ میں نے اپنا سر گھر سے نکال کر کہا یا رسول اللہ میں بھی آپ کے ساتھ ہوں تو آپ نے فرمایا یقیناً تو بہتری کی طرف ہے"۔[13]

اسی طرح ایک حدیث صحیح مسلم کی ہے کہ:

حضرت عائشہؓ سے فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ گھر سے باہر تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ نے اس وقت ایک سیاہ رومی چادر اوڑھ رکھی تھی ۔ اسی اثناء میں حسن بن علیؓ آگئے تو ان کو اس چادر میں لے لیا، پھر حسینؓ آگئے تو آپ ﷺ نے ان کو بھی اسی چادر میں داخل کر لیا، اس کے بعد حضرت فاطمہ تشریف لے آئیں ان کو بھی چادر کے اندر داخل کر لیا ، پھر حضرت علی تشریف لے ائے تو ان کو بھی چادر میں داخل کر لیا پھر اس آیت مبارکہ کی تلاوت فرمائی۔

غالباً یہیں سے پنج تن پاک کے نظریہ کے آغاز کی بنیاد پڑی ہے

اسی طرح ابو سعید سے بھی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے اور ان چاروں یعنی حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین کے بارے میں آیت تطہیر نازل ہوئی۔[14]

اسی طرح حضرت ابن جریر حضرت سعد کا قول نقل کرتے ہیں کہ جب حضور ﷺ پر وحی اتری تو آپ ﷺ نے ان چاروں کو کپڑے کے اندر لے کر آیت تطہیر تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ یارب! یہ میرے اہل ہیں اور میرے اہل بیت ہیں۔[15]

اسی طرح عیسائیوں سے مباہلہ فرمایا تو اس وقت یہ حکم مبارک تھا کہ اپنی عورتوں، بچوں، اور اہل خانہ سمیت وہاں پر آجائیں

[13] ۔الجامع الترمذی، رقم الحدیث:3205

[14] ابن کثیر، اسماعیل بن عمر بن کثیر، تفسیر ابن کثیر، مترجم: مولانا محمد جونا گڑھی، مکتبہ اسلامیہ اردو بازار لاہور۔

[15] الطبری، ابو جعفر محمد بن جریر طبری، جامع البیان، مطبوعۃ دار المعارفہ، بیروت: 1409ھ

JAHAN E TAHQEEQ
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1, 2024

تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے اہل خانہ میں سے حضرت علیؓ، حضرت فاطمہؓ، حضرت حسنؓ و حسینؓ کو بلایا اور فرمایا: "اے اللہ! یہ میرے گھر والے ہیں۔"[16]

رسول اللہ کی اطاعت کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت قرار دیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اگر اہل بیت کی محبت کو ترک کر دیا جائے تو وجود ایمان کے بغیر خالی و کھوکھلا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح آپ ﷺ نے اجر رسالت بھی مودت اہل بیت کے علاوہ کچھ نہیں مانگا۔ آپ ﷺ نے امت کے لیے بہت دکھ اور تکالیف برداشت کیں۔ بدلے میں کوئی اجر طلب نہیں کیا سوائے اہل بیت کی محبت کے۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے

**قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِى الْقُرْبٰى**[17]

"کہہ دو میں تم سے اس پر کوئی اجرت نہیں مانگتا بجز رشتہ داری کی محبت کے"۔

صحابہ کرام نے آیت قرابت کے بارے میں آپ ﷺ سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ! آپ کے اقرباء کون ہیں جن کی مودت قرآن نے ہمارے لئے لازم کی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ علی ہے اور فاطمہ رضی اللہ عنہم ہیں اور ان کے دونوں بیٹے یعنی حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم ہیں۔[18]

رسول اللہ ﷺ اور اہل بیت اطہار سے محبت کیے بغیر ہمارے دین کی اساس قائم ہی نہیں رہ سکتی اور ہمارے ایمان کی عمارت کھڑی ہی نہیں ہو سکتی۔ جس کا دل ان کی ذات مقدسہ سے اپنا علمی، فکری اور روحانی رشتہ جوڑنے کے راغب نہیں ہے، ان کے ایمان و ایقان، افکار و اقوال اور اعمال و جدوجہد کی کوئی اساس نہیں ہے۔ اساس صرف اس کی ہے جس کو اہل بیت سے محبت بھی ہے اور ان کا احترام بھی ہے

## علامہ اقبال اور عشق اہل بیت

علامہ اقبال حضور اکرم ﷺ سے بے پناہ محبت کرتے تھے۔ عشق رسول ﷺ میں سرشار ہو کر آپ ﷺ کی تعریف میں یوں رقمطراز ہیں:

در دلِ مسلم مقامِ مصطفیٰ است
آبروئے مانو نامِ مصطفیٰ است[19]

"حضور ﷺ کا مقام مسلمانوں کے دل میں ہے حضور اکرم ﷺ کے نام سے ہی ہماری آبرو ہے۔"

---

16۔ مسلم بن الحجاج القشيري، المسند الصحيح ، الطبعة الخامسة، (دار إحياء التراث العربي، بيروت، 2002م)، رقم الحديث: ۶۲۲۰

17۔ القرآن الکریم، الشوریٰ: 61

18۔ السیوطی، جلال الدین، علامہ، در منثور، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، اردو بازار لاہور، 2006ء۔

19۔ علامہ اقبال، رموز بے خودی، ص: 315

علامہ اقبال اس حقیقت سے بخوبی واقف تھے کہ ہر صالح مسلمان کا دل حضرت محمد ﷺ کے مقام کی جگہ ہے۔ ہم مسلمانوں کی عزت و توقیر آنحضرت ﷺ کے نام سے ہی قائم ہے۔ ہماری عزت اسی میں ہے کہ ہم آپ ﷺ کی پوری طرح اطاعت کریں۔ ہماری دینی و دنیاوی فلاح رسول ﷺ سے منسلک رہنے میں ہی ہے۔

محور موج غبارے خانہ اش

کعبہ را بیت الحرام کاشانہ اش[20]

"محور آپ ﷺ کے گھر کے غبار کی ایک موج ہے آپ ﷺ کا حجرہ مبارک کعبہ کے لیے بیت الحرام ہے"۔

اقبال عشق ﷺ میں مبتلا ہیں آپ کے نزدیک حضور اکرم ﷺ کے مقدس گھر سے اٹھتی ہوئی خاک کا جھونکا کوہ طور سے انوار الہی کی تجلی کی طرح انسانوں کے لیے راہ ہدایت کھولتا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے دین اسلام کی مکینہ سے دنیا کا دروازہ کھولا۔

علامہ اقبال عشق رسول ﷺ کے بارے میں فرماتے ہیں۔ کہ حضرت محمد ﷺ کے عشق نے میرے دل میں ہیجان برپا کر دیا۔ جس کی بنا پر میرے سینے میں سینکڑوں نغمے بے تاب ہیں۔ اقبال کا دل سوز عشق حقیقی سے بے گانہ تھا جو ہی عشق رسول ﷺ ان کے دل میں پیدا ہوا، شعلہ عشق نے روح کو حقیقت سے آشنا کرنے کے لیے سینے کی بھٹی میں تپایا اور خام کو کیمیا کر دیا۔[21]

اگر ہم غور و خوض کریں تو اس حقیقت کو پالیں گے کہ اقبال کی حقیقت طرازی اور حق گوئی عشق رسول ﷺ کی ہی مرہون منت ہے۔ اقبال اپنے دل میں ہدایت کی روشنی کا باعث حضور اکرم ﷺ کی روشن ذات کو ہی قرار دیتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ اس دنیا کی محفل میں انسان کے لیے اللہ تعالی کی رحمت کو لانے والے ہیں اور آپ ﷺ نے ہی اسے بندگی کے تخت پر بٹھایا۔

علامہ اقبال حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کی شخصیت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ حضرت علی کی شخصیت وہ ہے جس نے حضرت حضور اکرم ﷺ کی ہر قدم پر نصرت کی اور ان کی حفاظت میں اپنی جان ہتھیلی پر رکھتے رہے اور دین اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لیے ہمیشہ جان کی بازی لگاتے رہے۔ علامہ اقبال عشق رسول ﷺ میں تو فنا تھے ہی، اس کے ساتھ ساتھ آپ کو ہر اس شخص سے محبت تھی، جس نے حضور اکرم ﷺ کی نصرت اور پیروی کی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کو حضرت علی

[20]۔ ایضا

[21]۔ شیخ غلام علی، اقبال اور حب اہل بیت، ص:25

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1, 2024

سے بھی والہانہ محبت تھی۔ حضرت علی کی محبت میں یہاں تک سرمست بے خود ہوتے ہیں، کہ مداح کی اخری حدوں کو بھی پہنچنا چاہتے ہیں۔ آپ ان کے منقبت کو نعت رسول ﷺ اور نعت رسول ﷺ کو ان کی منقبت قرار دیتے ہیں۔

مسلم اول شاہ مرداں علی

عشق را سرمایہ ء ایمان علی[22]

"پہلے مسلمان اور مردوں کے سردار علی ہیں عشق کے لیے ایمان کا سرمایہ علی ہیں"۔

اس شعر میں علامہ اقبال حضرت علی کی تین خصوصیات بیان کرتے ہیں۔ سب سے پہلی کہ وہ مسبوق الاسلام ہیں ، دوسری یہ کہ وہ شہ مرداں ہیں اور تیسری یہ کہ وہ عشق حقیقی کے لیے ایمان کا سرمایہ ہیں۔ علامہ اقبال کی حضرت علی سے محبت کی بنیاد ان کی خاندانی فضیلت ہی نہیں بلکہ علم، شجاعت، اطاعت رسول ﷺ اور عشق حقیقی میں امتیازی خصوصیات کا حامل بھی ہونا ہے۔ اقبال کے نزدیک روح و جسم کے تعلق کا نام زندگی نہیں ہے۔ بلکہ ان سے مرادرضا معشوق حقیقی کا حصول ہے جو بدون محبت اہل بیت اطہار ناممکن ہے۔

نرگسم وارفتہ نظارہ ام

در خیابانش چو بو آوارہ ام[23]

"میں نرگس ہوں اور نظارے میں کھویا ہوا ہوں، میں آپ ﷺ کی کیاری میں خوشبو کی طرح ادھر ادھر پھرتا ہوں"۔

علامہ اقبال فرماتے ہیں کہ میں حضرت علی کے جمال جہاں آراء کے نظارے میں مبہوت، حیران، سرمست ہو گیا ہوں۔ یعنی حضرت علی کے ارفع و اعلی، علمی مرتبے پر حیران ہوں کہ آپ خزینہ علم و حکمت کی حکمت و دانش فیض یاب ہوئے۔ حضرت علیؓ اطاعت و نصرت رسول ﷺ اور اسلامی خدمات کی بنا پر اللہ تعالی کے بڑے برگزیدہ تھے۔

قوت دین مبین پر مودہ اش

کائنات آئیں پزیدازدواش[24]

"آپ ﷺ نے حضرت علی کو روشن اور غالب دین کی قوت فرمایا دنیا نے اپ کے خاندان سے آئین اور قانون حاصل کیا"۔

---

[22] ۔علامہ اقبال، اسرار خودی، ص:218

[23] ۔علامہ اقبال بانگ درا، ص:219

[24] ۔علامہ اقبال، اسرار بے خودی، اردو بازار لاہور، ص:152

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1, 2024

علامہ اقبال حضرت علی کو دین حق کی قوت قرار دیتے ہوئے ان کے خاندان کو دنیا کو سنوارنے والا تسلیم کرتے ہیں۔ اہل بیت اطہار نے شجر اسلام کو اپنے خون سے سینچا ہے اور کائنات میں فروغ حق کا باعث ہوئے ہیں ۔ اس سب سے حضرت علامہ اقبال کا حضرت علی سے والہانہ عشق کا خوب اندازہ ہوتا ہے ۔

اس کے علاوہ علامہ اقبال حضرت فاطمۃ الزہراء سے بھی بہت عقیدت و محبت رکھتے تھے۔ حضرت فاطمۃ الزہراء اسوہء کامل کی حامل تھیں۔ اس کے بارے میں علامہ اقبال فرماتے ہیں کہ:

ے مزرع تسلیم لا حاصل بتول

مادراں لا اسوہ کامل بتول [25]

"حضرت فاطمۃ الزہراء تسلیم کی کھیتی کا حاصل ہیں۔ آپ مسلمان ماؤں کے لیے اسوہ کامل بن گئی ہیں"۔

علامہ اقبال فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمۃ الزہراءء اعلی وقار وذات، نمایاں صفات اور امتیازی خصوصیات کی حامل تھیں۔ اسی بنا پر ان کا اسوہ کامل قرار دیا گیا ہے۔

حضرت فاطمہؓ کے متعلق ایک اور انداز میں یوں گویا ہیں

ے مریم از یک نسبت عیسی عزیز

از سہ نسبت حضرت زہرا عزیز [26]

"حضرت مریم تو حضرت عیسی کی نسبت کی بنا پر عزیز ہیں جبکہ حضرت فاطمۃ الزہرا ایسی تین نسبتوں سے عزیز ہیں"۔

علامہ اقبال فرماتے ہیں کہ حضرت مریم کا سب سے بڑا اشرف ہے، کہ وہ حضرت عیسی کی والدہ ہیں۔ ان کے مقابلے میں حضرت فاطمۃ الزہراء تین واسطوں کے شرف کی وجہ سے ہمارے نزدیک محترم و معتبر ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ اطاعت کی کھیتی کا سرمایہ حضرت فاطمۃ الزہراء ہیں۔ آپ ﷺ کی ذات صفات اعلی اور ارفع ہے کہ فرشتے اور جنات ان کے تابع فرمان بلند مرتبے پر فائز ہوتے ہوئے اپنے محترم شوہر کی فرمانبردار تھیں۔ حضرت فاطمۃ الزہراء کی پیروی ہی مسلمان عورت کے لیے نجات آخری کی ضامن ہے۔

---

[25]۔ علامہ اقبال، رمز بے خودی، الفیصل ناشران وتاجران، اردو بازار لاہور، ص:247

[26]۔ علامہ اقبال، ارمغان حجاز، لکی پبلشرز اردو بازار لاہور، ص:206

علامہ اقبال فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمۃ الزہراء حضرت امام حسین اور حضرت امام حسن کی ماں ہیں۔ جو ہر لحاظ سے کامل اور عظیم شخصیت کے مالک ہیں۔ جنھوں نے اپنے دین کی سربلندی کے لیے خود کو قربان کر دیا۔

؎مادران مرکز پرکار عشق

مادران کارواں سالار عشق[27]

" آپ ان کی ماں ہیں۔ جن میں سے ایک عشق حقیقی کے پیروکار کے مرکز بنے اور دوسرے عشق حق کے قافلے کے سالار بنے۔"

اسی طرح علامہ اقبال کو حضرت امام حسنؓ سے بھی انتہائی انسیت اور بے حد الفت تھی۔ اس الفت کا واحد سبب حضرت امام حسنؓ نے خلافت سے دستبرداری دے کر مسلمانوں کو آپس میں خون داری سے بچالیا۔

؎آں یکے شمع شبستان حرم

حافظ جمعیت خیر الامم[28]

" یعنی امام حسن امت کے اتحاد کے وہ محافظ ہیں جنھوں نے فتنوں فساد کی آگ کو بجھانے اور مسلمانوں کو خون ریزی سے بچانے کے لیے تاج وتخت حکومت کو پاؤں سے ٹھوکر مار دی ۔"

علامہ اقبال فرماتے ہیں کہ حضرت امام حسن نے منصب خلافت سے دستبرداری دے کر تاج و نگین کو اس لیے ٹھکرا دیا تا کہ عداوت اور جنگ وجدل کی آگ سے امت مسلمہ محفوظ ومامون رہے۔ تاریخ اسلام شاہد ہے کہ آپ ﷺ نے خلافت کو چھوڑ کر مسلمانوں کو متحد کرنے کے لیے وہ کارنامہ سرانجام دیا جو تا قیامت یاد رہے گا۔ آپ نے مسلمانوں سے خون ریزی دور کر کے کعبۃ اللہ کی رونق کو دوبالا کر دیا۔

؎تانشیند آتش پیکار وکس

پشت پازد بر سر تاج ونگیں

واں دگر مولائے ابرار جہاں

قوت بازوئے احرار جہاں[29]

[27]۔علامہ اقبال، رمز بے خودی، ص: 247

[28]۔علامہ اقبال، اسرار بے خودی، ص:177

[29]۔علامہ اقبال، اسرار رموز، ص:177

تاج و تخت اور سلطنت آپ کی دسترس میں تھے مگر آپ نے دین اسلام کی بقاء اور مسلمانوں کی صفوں میں اتحاد و یکجہتی کے فروغ کے لیے تاج و تخت کو قبول نہ کیا اور آپ نے مسلمانوں کی آپسی دشمنی کو ختم کرنے کی کوشش میں حکومت جیسی متاع گراں دولت کو چھوڑا۔ اور امت مسلمہ جو تمام امتوں میں بہتر قرار دی گئی امت کو نفاق سے بچا کر اس کے اتحاد کی حفاظت کی۔ حضرت امام حسینؓ نے اپنے والد محترم کی طرح حکومت کو ذرہ برابر بھی وقعت نہ دی بلکہ تاج و تخت شاہی کو نہایت ہی حقارت کے ساتھ ٹھکرا دیا اور جنگ و جدل کی آگ سے مسلمانوں کو محفوظ کر دیا۔[30]

علامہ اقبال ان سب کے ساتھ ساتھ سیدنا حضرت امام حسینؓ سے بھی والہانہ عشق کے دعویدار ہیں۔ وہ آپ کی حیات طیبہ کو زندگی کی معراج قرار دیتے ہیں۔ دشت کربلا میں اثبات حق اور ابطال باطل کے لیے آپ کی سرفروشانہ جنگ اور قربانی مردان حق کے واسطے تا قیامت مشعل راہ ہے۔ علامہ اقبال کو عالی مقام کی ذات سے بے پناہ محبت تھی۔ جب انسان اپنی رضا کو اللہ تعالی کی خوشنودی کے حوالے کر دیتا ہے، تو دنیا کی تمام طاقتیں اس کے لیے مسخر کر دی جاتی ہیں اور جو وہ چاہتا ہے کر گزرتا ہے۔

؎بہر حق در خاک و خون غلطیدہ است
پس بنائے لا الہ گردیدہ است[31]

"حضرت امام حسین حق کی خاطر خاک و خون میں لوٹے اس لیے وہ لا الہ کی بنیاد بن گئے"۔

آپ نے مختلف مقامات پر اس فرزند رسول کی شان میں بھی بہت سارے مدحت و منقبت کے اشعار لکھے ہیں۔

؎نقش الی اللہ بر صحرا نوشت
سطر عنوان نجات ما نوشت[32]

علامہ اقبال فرماتے ہیں کہ حضرت امام حسین اثبات حق کے لیے ہی خاک و خون میں لوٹے اور یہی وجہ ہے کہ انہیں توحید کے قیام و استحکام کی بنیاد قرار دیا گیا ہے۔ اور اثبات حق کے لیے دشت کربلا میں اپنی جان قربان کر دی۔

## اقبال کی شاعری میں مقام اہل بیت

---

[30] ۔ طلحہ نعمانی، عبد الرشید، مولانا، عظمت اہل بیت و اطہار، دار العلوم، شمارہ:12، ص:104، ربیع الثانی، 1442ھ۔

[31] ۔ علامہ اقبال، اسرار رموز، الفیصل ناشران و تاجران، اردو بازار لاہور، ص:120

[32] ۔ علامہ اقبال، رمز بے خودی، ص:179

علامہ اقبال کو اپنی شاعری، اپنے فلسفے، اپنی فکر، اپنے دین، اپنے مقام اور اپنے مشن کے لیے ایسے نمونہ تقلید اور ایسے اسوہ حسنہ کی تلاش تھی جو ہر پہلو سے مثالی ہوں۔ اس سر گردانی میں وہ ہر سو پھرتے رہے، بالآخر تجسس ان کو حق کی طرف لے گیا۔ اور انہیں دربار محمد و آل محمد ﷺ میں لے آیا ، قرآن جن کا کلام تھا اور کردار جن کے قرآنی سانچے میں ڈھلے ہوئے تھے۔

علامہ اقبال عشق آل رسول ﷺ میں سرشار ہو کر فرماتے ہیں کہ:

؎ از ولائے دودمانش زندہ ام

در جہاں مثل گہر تابندہ ام[33]

"میں اقبال آپ کے خاندان کی محبت کے سبب زندہ ہوں اور اسی برکت سے دنیا میں موتی کی طرح چمک رہا ہوں"۔

علامہ اقبال فرماتے ہیں کہ عشق محمد ﷺ نے میرے سکون دل میں ہیجان برپا کر دیا اور اس خاک کو کیمیا بنا دیا۔ اقبال کی حقیقت طرازی اور حق گوئی عشق رسول ﷺ کی ہی اور مرہون منت ہے۔ علامہ اقبال رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی کو موسم بہار کے ابر کی مانند قرار دیتے ہیں آپ فرماتے ہیں کہ میری زندگی کی ترقی کی وجہ حضرت محمد ﷺ کے باران رحمت اور نور ہدایت سے ہے اور اپ کی تمام تر شاعری کا مرکز رسول کریم ﷺ ہی ہیں۔[34]

علامہ اقبال کی تمام تر شاعری کی بنیاد یہی عشق ہے اور اس کاروان کی عقیدت و محبت کا احساس اس پر پوری طور پر چھایا ہوا ہے۔ کہیں وہ صدق خلیل کو عشق کہہ رہے ہیں تو کہیں "صبر حسین" کو امتیازی قدر بتا رہے ہیں، کہیں عشق کے لیے علی کو ذات گرامی کو سرمایہ ایمان قرار دے رہے ہیں۔ پھر علامہ اقبال محمد و آل محمد ﷺ اور مرکزی نقطہ جناب فاطمہ الزہراء کی ذات کو قرار دیتے ہیں آپ فرماتے ہیں کہ حقیقت ہی ہے کہ یہ آسمان ہدایت کے وہ درخشندہ ستارے ہیں جن کے ذریعے ہم صراط مستقیم پر گامزن ہو سکتے ہیں۔ اس کے بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ

؎ اس زمانے میں کوئی حیدری کردار بھی ہے؟

قافلہ حجاز میں ایک حسین بھی نہیں[35]

اسی طرح علامہ اقبال حضرت علی المرتضی کی شان میں بھی بے شمار منقبت اور مدحت کرتے ہیں۔ آپ کے نزدیک حضرت علی المرتضی کی حیات طیبہ کامل نمونہ ہے اور ہمارے لیے نمونہ ہے۔ لہذا آپ ﷺ کی شان و شوکت کو وہی سمجھ سکتا

---

[33] ۔ علامہ اقبال، اسرار رموز، ص:75

[34] ۔ سید احسن عمرانی، اقبال دو دخ محمد و آل محمد ﷺ، الفیصل ناشران و تاجران، اردو بازار لاہور، ص:31

[35] ۔ علامہ اقبال، کلیات اقبال، الفیصل ناشران و تاجران، اردو بازار لاہور، ص:91

JAHAN E TAHQEEQ جہان تحقیق
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1, 2024

ہے جو اسرار و حیات سے آگاہ ہو تمام شخص اپ ﷺ کے مقام سے ناواقف اور آپ ﷺ کی معرفت سے نہ بلد ہے۔ علامہ اقبال مدحت علی کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ہر کہ در آفاق گردد بوتراب
باز کرندہ مغرب افتاب[36]

"اگر تصوف میں کوئی اعلی کے مقام کو چھو گیا تو وہ اس قابل ہو گیا کہ سورج کو مغرب سے طلوع کر ڈالے۔"

علامہ اقبال زمانہ حال کے ریاکار زاہدوں کے مکروزر سے مسلمانوں کو آگاہ کرنا چاہتے ہیں تاکہ وہ ان نفس پرست افراد سے بچیں جو تقدس کا لبادہ اوڑھ کر اور مذہب کی آڑ لے کر مقدس اقدار کو بھی اپنے دوزخ شکم کی بھینٹ چڑھانے کے لیے فروخت کر ڈالتے ہیں۔[37]

یہی شیخ حرم ہے جو چرا کر بیچ کھاتا ہے
گلیم بوذر دلق اویس و چادر زہرا[38]

"پیشہ ور اور منافع خور عالم چاہے کسی بھی مذہب و مسلک سے تعلق رکھتا ہو اس کا کام اپنے ذاتی فائدے کے لیے دین کے مقصد کی فروخت ہے لوگوں کو خوش کرنے کے لیے دین اسلام کی عظیم شخصیات کے حقیقی پیغام اور مقصد بتانے کی بجائے ان شخصیات کی وہ تصویر پیش کرتا جو عوام کو پسند آتی ہیں جس کے ان کا کاروبار چلتا ہے"۔

درحقیقت علامہ اقبال کے نزدیک حضرت ابوذر غفاریؓ کا فکر حضرت اویس قرنیؒ کی درویشی اور حضرت فاطمہ الزہراءؑ کا پردہ مثالی صفات ہیں۔

حضرت امام حسین کی لازوال قربانی اور کربلا کا واقعہ اہل باطل کا معرکہ تاریخ انسانی کا وہ ناقابل فراموش واقعہ ہے جس کو کوئی نظر انداز نہیں کر سکتا۔ ہر ذی شعور کو سرکار امام حسین سے ویسے ہی عقیدت و محبت ہے جس کا اظہار شاعر اہل بیت اور حکیم الامت علامہ اقبال نے کیا ہے۔ علامہ اقبال فرماتے ہیں کہ ابن رسول کی قربانی خواب ابراہیم کی تعبیر ہے۔ بلا شک وشبہ حضرت امام حسین کی قربانی عشق حقیقی کی نوازشات کا منتہا تھی۔ بلاشبہ حضرت امام حسین ہی ذبح عظیم ہیں۔

---

[36] ۔ ایضا، ص:74

[37] ۔ سید محبوب علی زیدی، اقبال اور محب اہل بیت اطہار، ص:227

[38] ۔ علامہ اقبال، رمز بے خودی، ص:247

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1, 2024

؎ قتل حسین اصل میں مرگ یزید ہے
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد[39]

## خلاصہ بحث

یہ مقالہ اسلام میں اہل بیت کی اہمیت پر مذکور ہے۔ اس مقالے میں وضاحت کی گئی ہے کہ اہل بیت، جیسے حضرت علی، حضرت جعفر، حضرت عقیل، حضرت عباس، بنو ہاشم کے بچے، اور پیغمبر کی پاک بیویاں اور بیٹیاں، اسلام میں خاص مقام رکھتے ہیں۔ یہ مقالہ اس بات کو زور دیتا ہے کہ صحابہ اور اہل بیت کے لئے محبت اور احترام ظاہر کرنا ضروری ہے، کیونکہ ان کی تعلیمات اور عملی امور، اسلام کو مکمل طریقہ سے سمجھنے اور عمل کرنے کیلئے اہمیت رکھتے ہیں۔ یہ مقالہ اہل بیت کے اراکین کو فضیلت، حوصلہ، اور وفاداری کے نمائندے کے طور پر پیش کرتا ہے، ان کے اسلام کے پھیلاؤ میں کردار اور نذرانے، خاص طور پر کربلا جیسے واقعات میں ظاہر ہیں۔ اس مقالہ میں یہ بھی زور دیا گیا ہے کہ مسلمانوں کو ان کی تعلیمات کا اتباع کرنا اور انہیں عظمت سے نوازنا ضروری ہے، جیسا کہ پیغمبر محمد ﷺ کی محبت اور احترام کا حکم ہے۔ علامہ اقبال کی محبت رسول اللہ ﷺ اور اہل بیت کے خصوصیات میں بیان کی گئی ہے اور ان کے اشعار اور اقوال کو ذریعہ بنا کر ان کی محبت کی گہرائی کو سمجھایا گیا ہے۔ مسلمانوں کو حضرت محمد ﷺ اور اہل بیت کی محبت کے فوائد اور ان کی تعلیمات کی پیروی کی ضرورت کو سمجھانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ بے شک، علامہ اقبال اپنی شاعری میں حضرت علی المرتضیٰ اور ان کے خاندان کی شاندار مدحت اور منقبت کو بہت خوبصورتی سے بیان کرتے ہیں۔ آپ کے الفاظ سے ان کے کردار اور ان کی عظمت کو جاویدانی جلاتے ہیں۔ حضرت علی المرتضیٰ کا انسانیت کے لیے ایک مثالی نمونہ ہونے کی وضاحت اور ان کے عظیم کردار کا احترام کرنا ہم سب کا فرض ہے۔ آپ کی تحریر میں اہل بیت کے مختلف فردوں کی عظمت، ان کے کردار اور ان کے لئے حضرت علی المرتضیٰ کے مقام کی بیناکاری کی گئی ہے۔ آپ کی شاعری پڑھ کر محبتِ اہل بیت اور حضرت علی المرتضیٰ کے لئے مزید عمیق عقیدت و محبت بڑھتی ہے۔

## نتائج

- علامہ اقبال کی شاعری کے اندر عشق رسول ﷺ ہے اور اسی کی بدولت اور مرہون منت اہل بیت سے محبت ہے ان کی محبت اصل میں قرآن اور اسلام سے محبت کی عملی تدبیر تھی۔
- علامہ اقبال کو ان سے اس لیے محبت اور عقیدت تھی کیونکہ وہ اسلام سے محبت رکھتے تھے۔

[39]۔ شان عالم قاسمی، شہادت حسین کا پس منظر، شان پبلشرز مظفر نگر، س-ن، ص:39

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1, 2024

- علامہ اقبال نے جو اہل بیت کے صحیح فضائل تھے وہی بیان کیے ہیں ان میں مبالغہ الائی نہیں کی ہے اور ان کو ایسی صفات سے نہیں نظارہ جو ان کے لائق نہیں تھیں۔
- حضرت امام حسین نے دین اسلام کی حفاظت کے لیے جان دے دی ان کی ہی قربانی نے توحید کا اثبات کیا۔
- حضرت امام حسین نے یزید کی بیعت نہ کرکے یہ عملی اعلان کیا کہ فرمانبرداری صرف اللہ تعالی ہی کی کرنی چاہیے آپ نے بیعت نہ کرنے کا واحد سبب دین اسلام کے اصولوں کی حفاظت کرنا تھا۔
- علامہ اقبال کی شاعری نے ثابت ہوتا ہے کہ اگر مسلمان بیت رسول ﷺ پر گامزن ہوں تو ان میں بھی وہ طاقت آ جائے گی جو جو انہیں رسول اللہ ﷺ کے مسلک پر چلنے کے قابل بنا دے اور وہ بھی راہ حق میں اپنی جان تک کی قربانی دینے سے دریغ نہ کریں۔
- علامہ اقبال نے قرآن کریم، احادیث نبوی ﷺ اور تصریف کا نظریہ تحقیق مطالعہ کیا ہے۔ آپ ساری تحقیق کے بعد اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ مسلمانوں کے لیے دنیا و آخرت کی فلاح و بہبود اہل بیت اطہار کی سنت پر عمل کرنے میں ہی مضمر ہے۔
- علامہ اقبال چاہتے ہیں کہ مسلمانان عالم بھی حضرت امام حسن کی پیروی کریں اور نفسانی خواہشات کو امت مسلمہ کے مفاد کے لیے قربان کرتے رہیں تاکہ علاوت وانقطاع ہوا اور اخوت واتحاد کی فضا قائم ہو، جو عامتہ المسلمین کی دنیاوی اور اخروی فلاح و بہبود کا سبب بنے۔

## سفارشات

- قران وحدیث میں تو اہل بیت کے فضائل مل جاتے ہیں مگر جہاں پر قرآن وحدیث نہیں پہنچ پاتا یا لوگ نہیں پڑھنا چاہتے یا جہاں اقبال کو سمجھا جاتا ہے وہاں اہل بیت کی محبت کو اجاگر کرنے کے لیے آپ کی شاعری بڑی اہم ہے۔
- اگر علامہ اقبال نے اس موضوع پر قلم اٹھایا ہے تو لوگوں کو سمجھنا چاہیے کہ کس مقصد کس سے ان کی عظمت کو بیان کرتے ہیں اور وہ کتنی محبت چاہتے تھے۔
- علامہ اقبال کے شاعری کی تہ تک پہنچنا چاہیے کیونکہ ان کے مفہوم کو اچھی طرح سے سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اور ہمیں بھی اسی طرح اہل بیت سے محبت ہونی چاہیے۔
- ہر مسلمان کے لیے فرض ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ اور ان کے اہل بیت سے محبت رکھے جیسا کہ قرآن وحدیث میں بیان ہوا ہے۔

- علامہ اقبال فرماتے ہیں کہ ابن رسول ﷺ کی قربانی بے مثال ہے اس لیے تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اہل بیت اتحاد کے اب سوائے حسنہ پر عمل پیرا ہو کر دنیا میں عزت اور عقبہ میں سرخرو حاصل کریں کیونکہ کامیابی کا راز اسی میں ہے کہ ہم محبت اہل بیت کو اپنائیں۔ یہی ہمارا قیمتی سرمایہ حیات ہے۔
- آج ہم سب کی یہ ذمہ داری ہے کہ ہم نے اپنے اس روحانی ورثہ کو اپنی آنے والی نسلوں میں منتقل کرنا ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "اپنی اولادوں کو تین چیزوں کی تلقین کرو۔ ایک نبی کریم سے ﷺ سے محبت, نبی کریم ﷺ کی آل سے محبت, اور تلاوت قران پاک"۔
- ہمیں قرآن وحدیث کی روشنی میں اہل بیت کی عظمت اس طرح بیان کرنا ہوگی کہ جس سے ایمان کو تازگی، عقیدے کو پختگی، اور فکر کو سنجیدگی اور سوچ کو حقیقت نصیب ہو۔
- ہمیں بنیادی تعلیم میں ہی یہ شامل کرنا ہو گا کہ اہل بیت ایسی ہستیاں ہیں جو محترم اور قابل فخر ہیں ان کی عزت اور اطاعت اسی طرح فرض ہے جس طرح ہمارے نبی کریم ﷺ کی اطاعت ہم پر فرض ہے۔
- باقاعدہ طور پر درسی کتب میں شان اہل بیت اور تعارف اہل بیت کی اہمیت کو اجاگر کیا جائے۔ کتب اور جرائد شائع کیے جائیں جن میں اہل بیت کی عزت وتکریم اور ان کے اصلاحی کارناموں کو بیان کیا جائے۔
- انفرادیت میں ہماری ذاتی ی فلاح واصلاح اسی میں ہے کہ ہم پورے خلوص، احترام اور عقیدت سے اہل بیت اور صحابہ کرام کے طریق عمل کو اختیار کریں۔
- آخر میں رب کریم سے دعا ہے کہ ہمیں رسول کریم ﷺ اور اہل رسول بیت رسول ﷺ سے محبت کرنے اور ان کے اسوہ کامل کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے اور دنیا اور اخرت میں ہمیں کامیابی سے ہمکنار کرے اور قیامت کے دن سایہ محمد وآل محمد ﷺ نصیب فرمائے۔ (آمین)